قائداعظمؒ کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حصول پاکستان کے لیے' ان کی جدوجہد کے مقاصد کیا تھے اور وہ کس قسم کا پاکستان چاہتے تھے؟ مصنف نے کتاب کے آخری حصے میں اس پر بھی بحث کی ہے۔ انھوں نے قائداعظمؒ کی ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ کی تقریر کا حوالہ دیا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا: "میں ان لوگوں کو نہیں سمجھا' جو دیدہ و دانستہ شرارت سے یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا۔ انھیں جان لینا چاہیے کہ اسلامی اصول آج بھی اسی طرح قابل اطلاق ہیں جس طرح ۱۳ سو سال پہلے تھے"۔ چنانچہ زیر نظر کتاب کے مصنف پروفیسر محمد سلیم بجا طور پر کہتے ہیں کہ قیام پاکستان کا مقصد صرف ہندو غلبے سے نجات حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ اس جدوجہد کا مقصد ایک سچی اسلامی سوسائٹی کا قیام تھا تاکہ انصاف' جمہوری مساوات اور سماجی بہبود کا نظام قائم ہو۔ اس نقطہ نظر سے ہم آج قائداعظمؒ کی قائم کردہ مملکت پاکستان پر نظر ڈالیں تو ہمیں مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بات ہر پاکستانی کے لیے عموماً اور ان لوگوں کے لیے خصوصاً ایک لمحہ فکریہ ہے جو قائداعظمؒ کی وراثت اور ان کے پیروکار ہونے کے دعوے دار ہیں' بہ طور خاص سیاست و حکمرانی میں۔

یہ کتاب صرف محمد علی جناح کی شخصیت ہی کا احاطہ نہیں کرتی بلکہ ایک پورے عہد اور اس میں رونما ہونے والی سیاسی تبدیلیوں' مختلف جماعتوں اور سیاست دانوں کے کردار اور جدوجہد آزادی پر ان کے اثرات کی تصویر بھی پیش کرتی ہے۔ ایک ایسی تصویر جسے مصنف نے وسیع تر اردو اور انگریزی ماخذ کے ذریعے اس کاوش و ژرف نگہی کے ساتھ اور تصنیفی مہارت سے مرتب کیا ہے جس طرح قبل ازیں' وہ داراشکوہ (تبصرہ: ترجمان' نومبر ۱۹۹۶) تصنیف کر چکے ہیں۔ (ر-ہ)

مجلہ حریم' مجلس ادارت: بشریٰ تسنیم' شاہدہ اکرام' روبینہ ناز۔ ناشر: حریم ادب پاکستان' ۱۸ نشتر کالونی' ملتان۔ صفحات: ۳۰۴۔ قیمت: ۱۲۰ روپے۔

اہل قلم خواتین میں بھی ایک حلقہ ایسا ہے جو ادب برائے ادب کے بجائے ادب برائے زندگی کا قائل ہے۔ اس حلقے نے ۱۹۵۲ میں "حریم ادب" کے نام سے ایک انجمن قائم کی تھی جس کے تحت مختلف شہروں میں ادبی مجالس کا انعقاد ہوتا رہا۔ زیر نظر شمارہ انھی ادبی محفلوں میں پیش کردہ نگارشات کا منتخب مجموعہ ہے۔

ان مجالس میں کہنہ مشق خواتین قلم کاروں کے ساتھ ساتھ نوآموز خواتین و طالبات قلم کاروں کی حوصلہ افزائی بھی کی جاتی رہی ہے۔ پہلے رسالہ عفت ان کی ترجمانی کرتا رہا' اب حریم ادب نے یہ فریضہ سنبھالا ہے۔ رسالے میں شامل نگارشات کو مقالہ جات' نظم و غزل' حقیقت و افسانہ اور گوشہ کشمیر کے عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔ ان تحریروں میں مسائل کو بالخصوص خواتین کے حوالے سے اجاگر کیا گیا